خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ یکم نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد45-80 نمبر246 بدھ 7 جمادی الثانی-1416ھ' یکم نبوت 1374ھش' یکم-نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اختیار کرو

تقویٰ اختیار کرو' (کلام الٰہی) کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبّر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔ پھر دعا کی کیا حاجت ہے' مگر میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اس لئے اس طرح کہہ دیتے ہیں' ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔ بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔ .... وہی خدا ہے جس کے ملکوت میں ظاہری دنیا ہے جبکہ دوسرے اشیاء میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ باطنی دنیا میں تاثیرات نہ ہوں۔ جن میں سے دعا ایک زبردست چیز ہے۔ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قضاء و قدر میں سب کچھ ہے مگر کوئی یہ تو بتائے کہ خدا تعالیٰ نے وہ فہرست کس کو دی ہے جس سے معلوم ہو جاوے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ان اسرار پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ظاہر میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص قبض سے بیمار ہے تو تربد یا کسٹرائیل جب اس کو دیا جاوے گا تو اسے اسہال آجاویں گے۔ اور قبض کھل جائے گی۔ کیا یہ اس امر کا بین ثبوت نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے تاثیرات رکھی ہوئی ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 203)

اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھو اور ادا کرنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اپنے فرائض اور ذمہ داری کو ادا نہ کرنا نفاق ہے۔ پس اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھو اور ان کے ادا کرنے کی کوشش کرو۔ نفاق کئی قسم کا ہوتا ہے ایک نفاق تو پوشیدہ ہوتا ہے اور ایمان اس پر غالب ہوتا ہے لیکن دوسرا نفاق یہ ہوتا ہے کہ ایمان پوشیدہ ہوتا ہے اور نفاق غالب ہوتا ہے تمہیں ایسا خیال نہ کرنا چاہئے کہ ہمارا ایمان غالب ہے تو اس نفاق کا علاج نہ کرو۔ کیونکہ نفاق جو ایمان کے نیچے چھپا ہوا ہو۔ آگ کے اس انگارے کی طرح ہوتا ہے جو راکھ کے نیچے دبا ہوا ہو۔ جب بھی ہوا کا جھونکا آگیا۔ وہ آگ ظاہر ہو جائے گی۔ اگر تم اس منافقت کا علاج نہ کرو گے۔ تو کسی وقت تمہارے ایمان کی راکھ بھی اڑ جائے گی۔ اور نفاق ظاہر ہو جائے گا پس محض اس بات سے خوش نہ ہو کہ تمہارا ایمان نفاق پر غالب ہے۔ اگر کسی کے دل میں ایسی بات ہے تو اس کو اصلاح کرنی چاہئے۔ دیکھو خدا نے ہم کو حق دیا ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم حق کو لے کر اٹھیں اور مغلوب ہو جاویں۔ جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ وہ غور سے سنیں۔ اور

باقی صفحہ 7 پر

اگر تم صاف دل ہو کر اس (خدا) کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رضیہ شبیر صاحبہ۔ نور منزل دار الرحمت غربی لکھتی ہیں

میرے ماموں جان سید محمد نور صاحب ابن سید احمد نور صاحب کابلی 4/16 نور منزل دار الرحمت غربی ربوہ مورخہ 95-10-25 بروز بدھ ڈیڑھ بجے دن وفات پا گئے ہیں۔ آپ موصی تھے وفات کے وقت آپ کی عمر 83 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات بلند فرمائے۔

کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر فرید احمد احسن صاحب ابن مکرم ملک محمد اعظم صاحب نائب قائد تعلیم انصار اللہ پاکستان و منتظم اشاعت مجلس انصار اللہ ربوہ نے گلاسگو (یو۔کے) سے ایف آر سی ایس پارٹ ا نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کر لیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

واقفین نو کے علمی و ورزشی مقابلہ جات

○ ربوہ میں واقفین نو کے لئے ہر سال علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے جائیں گے جس میں تمام واقفین نو ربوہ کو شامل کیا جائے گا۔ موجودہ سال میں ان مقابلہ جات کا پروگرام حسب ذیل ہو گا۔

1۔ علمی مقابلے۔ نومبر 1995ء
2۔ ورزشی مقابلے۔ دسمبر 1995ء

مذکورہ مقابلوں میں واقفین نو میں دلچسپی پیدا کرنا نہایت اہم ہے۔ جس کے لئے اپنے حلقہ کے واقفین نو کی تیاری حسب پروگرام کروا کر ممنون فرمائیں۔ اس سلسلہ میں محلہ کے واقفین نو کی ٹیچرز کی معاونت بہت مفید ثابت ہو گی۔

اس سال مقابلہ جات میں پہلے دو سال کے واقفین نو یعنی 1987ء' 1988ء کے واقفین شامل ہوں گے۔ علمی مقابلہ جات مندرجہ ذیل عنوانات میں ہوں گے۔ ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام علیحدہ بھجوایا جائے گا۔ ایک واقف نو صرف ایک ہی مقابلہ میں حصہ لے سکے گا۔

1۔ تلاوت (زبانی)
2۔ نظم۔ ہو فضل تیرا یارب۔ و ترانہ اطفال (زبانی)

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

یکم نبوت 1374 ھش　　　　یکم - نومبر 1995ء

رحمی رشتوں کا تعلق

انسان کے سب سے زیادہ قریب' جسمانی' قلبی اور ذہنی طور پر اس کے رشتہ دار ہی ہوتے ہیں۔ اور جتنا قریبی رشتہ دار ہو اتنا ہی وہ اس کے دل کے قریب ہوتا ہے اور اس سے محبت کا امکان ہوتا ہے۔ یہ محبت قرب کی وجہ سے بڑھتی رہتی ہے۔ ماں باپ اپنے بچوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اور بچے اپنے ماں باپ کا۔ اور پھر بچے آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ بھائی بھائیوں کی بانہیں ہوتے ہیں۔ اگر کہیں ایسی بات نظر آئے کہ رشتہ دار اپنے رشتہ داروں کا خیال نہ رکھیں تو دوسرے لوگ اسے عجیب بھی سمجھتے ہیں اور قابل نفرت بھی۔

پس یہ بات ہمیں اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ اپنے رشتہ داروں سے اور خاص طور پر قریبی رشتہ داروں سے ہمارے تعلقات ہمیشہ اچھے ہونے چاہئیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسروں کی امداد کرنا تو اچھی بات ہے ہی لیکن اس سے بھی زیادہ اچھی بات یہ ہے کہ رشتہ داروں کی امداد کی جائے۔ سب سے پہلے ان کا حق ہے۔ کہ اگر انہیں کسی امداد کی ضرورت ہو تو اس سے منہ نہ موڑا جائے۔ گزشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ رحمی رشتوں سے قطع تعلقی کرنے والوں سے تعلق کاٹ لیتا ہے۔ کتنی بڑی بات ہے۔ کہ ہم اپنے رحمی رشتوں سے تعلق قطع کریں تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا تعلق بھی ہم سے کٹ جائے۔ یعنی ہم اس کے محبوب بندے نہ رہیں۔ وہ ہمارا اس طرح خیال نہ رکھے جس طرح وہ اپنے مخلص بندوں کا خیال رکھتا ہے۔ اور ہمیں ایک چھوڑی ہوئی چیز کی طرح چھوڑ دے۔ یہ کتنا تکلیف دہ امر ہے۔ اس سے بھی اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ قریبی رشتہ داروں سے ساتھ تعلق رکھنے ہی سے اللہ تعالیٰ سے بھی ہمارا تعلق قائم رہ سکتا ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"جہاں دو وجود آپس میں پیوست ہوں اور رحمی رشتے خصوصیت کے ساتھ ایک رسے میں اکٹھے کر دیئے جائیں۔ تو وہاں تقویٰ کی دوہری ضرورت پیش آتی ہے۔ اور دونوں کے لئے لازم ہے کہ وہ تقویٰ سے کام لیں۔ لیکن بد قسمتی سے جو جماعت میں خاندانی جھگڑے ملتے ہیں۔ بہو اور ساس کے ہوں یا خسر اور بہو کے ہوں۔ یا داماد اور ساس کے ہوں۔ اور داماد اور خسر کے ہوں۔ ان میں ہر جگہ جب آپ تفصیل سے نظر ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے کسی نہ کسی رنگ میں روگردانی نظر آئے گی۔ مشکل یہ ہے کہ اگر آپ ایک کو سمجھائیں کہ دیکھو یہ بہت ہی اہم مضمون ہے۔ رحمی رشتہ کی اتنی اہمیت (کلام الٰہی) کے نزدیک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمی رشتوں کی اس اہمیت کو (کلام الٰہی) سے یوں سمجھتے ہیں کہ جس نے رحم مادر سے تعلق کاٹ لیا۔ یعنی رحمی رشتوں سے تعلق کاٹا خدا فرماتا ہے کہ میں اس کے ساتھ اپنا تعلق کاٹ لوں گا۔ اور میری رحمانیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اب امر واقعہ یہ ہے کہ رحمانیت کا پر تو اگر اٹھتا ہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ ہر پہلو سے ناکامی اور نامرادی ہے"۔

پس ہمیں ہر لمحہ اور ہر قدم پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ رحمی رشتوں سے قطع تعلقی ہرگز اختیار نہ کی جائے۔

اپنی باتیں نہ کرو' ان کا بھلانا اچھا
راہِ احباب میں آنکھوں کا بچھانا اچھا
اپنے ہر ایک ہنر کو تہِ داماں رکھو
اپنے ماتھے پہ جہالت کا سجانا اچھا

ابوالاقبال

لذتِ صحرانوردی دُوریٔ منزل میں ہے

اِک جہانِ بے کسی آباد میرے دل میں ہے
جانے والے اب مری دنیا بڑی مشکل میں ہے

اِک جہانِ رنگ و بُو پر ہے فریبِ آرزو
اِک مسرّت سی نہاں کیوں عرضِ لاحاصل میں ہے

پھر تمنّائیں الجھ کر بن گئیں نقشِ دوام
داغِ فرقت کا نشاں روشن مہِ کامل میں ہے

اختتامِ فصلِ گُل اور پھر دلِ صبر آزما
پھر غمِ رخصت خیالِ دُوریٔ منزل میں ہے

میرے مرنے سے ملی مجھ کو حیاتِ جاوداں
زندگی کا راز پنہاں خنجرِ قاتل میں ہے

شامِ غُربت برق و باراں اور جہانِ آرزو
زندگی بے کیف سی ہے موت بھی مشکل میں ہے

اِلتفاتِ ناز سے کر دو اِشارہ تُم اگر
اِک نظر کا فاصلہ راہرو میں اور منزِل میں ہے

راہروِ منزل چلا ہے پھر نشیمن پھونک کر
لذّتِ صحرا نوردی دُوریٔ منزل میں ہے

عبدالحمید عاجز

عشرہ وقف جدید۔

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام مجالس انصار اللہ / جماعت ہائے احمدیہ پاکستان مورخہ 24- نومبر سے 3- دسمبر 95ء تک

عشرہ وقف جدید

منا رہی ہیں۔ اس عشرہ کے دوران زعماء کرام اجلاس عام منعقد کر کے تمام اراکین / افراد کو نظام وقف جدید کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کر کے ان مقاصد جلیلہ کے حصول کے لئے ہر ناصر اور ہر فرد جماعت' خدام 'اطفال' ناصرات اور لجنہ اماء اللہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائیں گے اور سال رواں 1995ء کے

وعدہ جات کے مطابق سو فیصد وصولی

کا اہتمام کریں گے نیز کوشش کریں کہ تمام انصار اپنے وعدوں کو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق اور حیثیت کے مطابق ادا کریں۔ اس سلسلہ میں حضرت صاحب کا مندرجہ ارشاد مبارک ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت پاکستان کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ سب دنیا کے وقف جدید کے قربانی کرنے والوں کے مقابل پر پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی کی ہے"

(خطبہ 6- جنوری 1995ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اعزاز' جو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پاکستانی جماعتوں کو عطا فرمایا ہے۔ اسے تمام احباب جماعت اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھا کر قائم رکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین)

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان - ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اس موقعہ پر ایک یہ سوال اٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی قبول کرنی ہیں، پھر خود ہی دعائیں کیوں سکھاتا ہے، اس میں کیا حکمت ہے؟ اور یہ جو طرز مسلسل چل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو ایک طرف دعا سکھاتا ہے اور دوسری طرف اس کی قبولیت کا اعلان فرما دیتا ہے۔ اس مسئلے کو سمجھنے کے لئے دراصل اپنے بچوں سے اپنے تعلقات پر نظر ڈالنی چاہئے۔ وہ پیارے پیارے بچے جن کو ابھی پوری طرح خود شعور نہیں ہوتا، بہت سی باتیں کرنے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔ والدین جو پہلے سے ہی کچھ دینے پر تیار بیٹھے ہوتے ہیں انہیں پہلے مانگنے کے طریقے بتاتے ہیں اور کئی طرح سے پیار کے رنگ میں ان کو کہتے ہیں کہ تم ہم سے یہ مانگو، اس طرح مانگو اور پھر جیب پہلے ہی بھری ہوتی ہے۔ ہاتھ مچل رہے ہوتے ہیں کہ ادھر سے وہ مانگے اور ادھر ہم اس کو عطا کر دیں تو یہ پیار کے خاص انداز ہیں۔ پس انبیاء کو جو دعائیں سکھائی جاتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے محبت کے اظہار کے رنگ ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کرتے۔ کلیتہً خدا ہی کے ہاتھوں میں پلتے ہیں (-)

ایک طفل شیر خوار کی طرح انبیاء کی کیفیت ہوتی ہے۔ ماں باپ کی گود میں اور ہاتھوں میں کھیلتے اور انہیں سے باتیں سیکھتے ہیں اور وہی باتیں ان کو سکھائی جاتی ہیں جو سکھانے والے کو مقبول نظر ہوں، اس کو پیاری لگتی ہوں۔ پس اس رنگ میں ہماری تربیت کے بھی سامان ہو گئے جن سے براہ راست خدا کا تکلم نہیں ہوتا اور بعد میں آنے والی نسلوں پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ باتیں جن کے ہم حق دار نہیں کہ خدا ہمیں براہ راست سکھائے، اپنے پیارے انبیاء کو سکھا کر، ان کا ذکر محفوظ کر کے ہمیں بھی وہ طریقے بتا دیئے۔ پس آنحضور ﷺ کو آپ کے دشمنوں کا جو انجام دکھانا تھا وہ تو مقدر تھا۔ اس کے فیصلے ہو چکے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس رنگ میں یہ دعا سکھائی کہ گویا آپ کی طلب پر عطا ہو رہا ہے اور طلب پر عطا ہونے میں اپنی ایک لذت ہے اور پھر معاً بعد بلا توقف یہ اطلاع فرما دی کہ (-) کیوں نہیں میرے بندے ہم ضرور اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ ہم ان کو ڈرا رہے ہیں تجھے بھی وہ دکھاویں۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں جو دشمن پر کامل غلبہ عطا ہوا اور طرح طرح کے معاند آنحضور ﷺ کے غلاموں کے ہاتھوں عبرت ناک شکست کھا کر اس دنیا سے اپنے انجام کو سدھارے۔ یہ ساری باتیں اسی دعا کے نتیجے میں تھیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ مقدر تو تھا مگر دعا کے تعلق کے ساتھ تقدیر کو باندھ دیا گیا۔ اس سے ہمیں یہ حکمت بھی سمجھ آتی ہے کہ تقدیر الٰہی کا دعاؤں سے گہرا رابطہ ہے اور تقدیر کے بنانے میں دعا کام کرتی ہے۔ پس ایک پہلو جب تک تشنہ تکمیل ہو اس وقت تک تقدیر جاری نہیں ہوتی۔ پس اس خوش فہمی میں بیٹھے رہنا کہ فتح بہرحال ہمارے مقدر میں ہے اس لئے ہمیں کچھ کرنے یا کہنے کی ضرورت نہیں یہ غلط ہے۔ یہ مضمون بھی اس طرز کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقدیر اپنی جگہ درست لیکن تقدیر کی طلب اپنی جگہ ضروری ہے جیسا کہ گرمی ہوتی ہے تو مون سون پہنچ جاتی ہے۔ مون سون کا اٹھنا اپنی جگہ اپنے قانون کے مطابق ہے لیکن اس کو طلب کرنے کے لئے کسی خاص علاقے کی خاص گرمی کی بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ گرمی اگر پوری طرح میسر نہ آئے تو مون سون تو اپنی جگہ اٹھتی ہے لیکن اس علاقے پر بعض دفعہ نہیں برستی۔ پس اس لحاظ سے یعنی یہ تو بعینہٖ صادق نہیں آتا مگر یہ ایک ملتی جلتی مثال ہے ہمیں اپنی فتح کی دعاؤں سے بھی غافل نہیں رہنا چاہئے (-)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظر اس مضمون پر سب سے زیادہ گہری تھی، اس کے باوجود آپ نے اس قدر بے قراری سے غلبہ دین حق کی دعائیں کی ہیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دعائیں کرتے کرتے آپ کی جان نکل جائے گی۔ چنانچہ آپ کا بہت ہی دردناک اظہار ہے۔ پس حضرت بانی سلسلہ نے یہ سنت قائم کر کے ہمیں بتا دیا۔ انبیاء اور صلحاء اور اخیار کا یہی مقام ہے اور یہی ان کو زیب دیتا ہے کہ خدا کے وعدوں کے باوجود اس کی طلب میں اپنی جان کھونے کی کوشش کریں اور بہت ہی گریہ وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے رہیں۔ پھر یہاں جو فرمایا گیا کہ (اے میرے رب مجھے ظالم قوم میں شامل نہ فرما) یہاں "ظالمین" کا کیا معنی ہے (ظالموں کی قوم) سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کر رہے ہوں کہ جن ظالموں کو تو نے ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جن کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں کہ ہماری آنکھوں کے سامنے دکھا دے کہ تیرے وعدے پورے ہوئے ہمیں ان میں نہ شامل فرما دے۔ یہ تو ایک بالکل بے تکی اور بے جوڑ بات بن جائے گی۔ پس ظالمین کے استعمال کے متعلق (کلام الٰہی) پر نظر ڈالنی چاہئے کہ کن کن معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ ایک دعا اس سے پہلے گزری ہے جس میں حضرت یونسؑ نے یہ عرض کی تھی کہ اے خدا! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اگر تو مجھ رحم نہ فرمائے گا اور میری بخشش نہ فرمائے گا تو میں ظالمین میں سے ہو جاؤں گا۔ وہاں ظالمین کے معنی یہ ہیں کہ تیری بخشش پر اعتراض کرنے والا۔ تیری بخشش پر تلخی محسوس کرنے والا۔ تو نے گنہگاروں سے جو حسن سلوک فرمایا اور نرمی فرمائی اور عفو سے کام لیا اس پر میرے دل میں ایک ہلکا سا میل آگیا، یہ ظلم ہے تو اس دعا کے تعلق میں جب آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اے میرے رب ہمیں ظالموں میں نہ داخل فرما دینا تو اس کا مطلب یہ تو ہرگز نہیں بن سکتا کہ ہمیں ان لوگوں میں نہ داخل فرما دینا جن کے بد انجام دیکھنے کی ہم تمنا کر رہے ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اگر تیری تقدیر یہ ہو کہ ہم آنکھوں سے نہ دیکھیں۔ اگر تیرا یہی فیصلہ ہو کہ ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں اور یہ قوم اسی طرح دندناتی پھرتی رہے اور ظلم کرتی رہے اور ان کا بد انجام ہم اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں تو ہمارے دلوں پر سکینت نازل فرمانا۔ ہمارے دلوں پر صبر نازل فرمانا اور ہم تیری رضا پر راضی رہنے والے ہوں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہوں نے اس سے پہلے جب تو نے ان کے دشمنوں سے بخشش کا سلوک فرمایا تو دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس کی۔

پھر آنحضور ﷺ کو ایک دعا سکھائی گئی۔ وہ یہ ہے (-) کہ اے میرے بندے! تو مجھ سے یہ سوال کر، مجھ سے یہ دعا کر کہ اے میرے رب! میں تیرے سرکش بندوں کے وساوس اور ان کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (-) اور میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھ تک پہنچ سکیں۔

حضرت امام جماعت الثانی نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے: اور تو کہہ دے اے میرے رب میں سرکش لوگوں کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(-) کا اول ترجمہ وساوس ہیں اور کئی قسم کے برے خیالات ہیں اور دراصل شیاطین کی شرارتوں سے ان کا گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت امام جماعت الثانی نے اس موقع پر اس کا ترجمہ شرارتیں کر دیا۔ ایسے دور جن میں مخالفین کو جو خاص طور پر غلبہ نصیب ہو اور وہ (اہل ایمان) سے جس طرح چاہیں سلوک کریں، اس دور میں ان شرارتوں کے نتیجے میں وساوس پیدا کئے جاتے ہیں اور اپنے موقف سے (اہل ایمان) کو ہٹانے کے لئے طرح طرح کے وسوسے پھیلائے جاتے ہیں کہ دیکھو اگر تمہارا خدا ہوتا، اگر تم سچے ہوتے، جس پر تم ایمان لائے ہو اگر وہ واقعی خدا نے بھیجا ہوتا تو آج تم کیوں بے سہارا چھوڑے جاتے۔ کیوں تم آج ہمارے رحم و کرم پر ڈالے گئے۔ پس شرارتوں کے ساتھ وساوس کا گہرا تعلق ہے اور ہم نے گزشتہ ابتلاء کے دور میں پاکستان میں (جو ابھی بھی جاری ہے) خاص طور پر یہ دیکھا کہ پہلے احمدیوں کو ظلموں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ طرح طرح کی شرارتیں کی جاتی ہیں اور پھر خود ظلم کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ دیکھو ہم تو تم پر ظلم کر رہے ہیں اور ہمارا کچھ نہیں ہو رہا اس لئے ہم سچے ہیں" تم جھوٹے ہو اور بعض نادان اور جاہل کچھ ظلموں سے تنگ آکر، کچھ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس دلیل کو مان جاتے ہیں حالانکہ شیطان اور ظلم کرنے والا سچا ہو ہی نہیں سکتا۔ جو شخص ظلم سے کام لے رہا ہے اس ظلم کے نتیجے میں اس کی سچائی کیسے ثابت ہو گئی۔ ظالم تو بہرحال جھوٹا ہے۔ اسی لئے (کلام الٰہی) نے اس کا ذکر کر شیاطین کے طور پر فرمایا ہے کہ یہ عجیب باغی اور شیطان لوگ ہیں۔ ایک طرف مومنوں کو دکھ دیتے ہیں اور پھر انہی دکھوں کو ان کے ایمان کو متزلزل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں تو اے محمد ﷺ تو یہ دعا کیا کر کہ (-) میں شیاطین کے ہر قسم کے شر اور ان شرور کے نتیجے میں پیدا ہونے والے وساوس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (-) بلکہ میں تو یہ پناہ مانگتا ہوں کہ ہم تک ان کی رسائی ہی نہ ہو۔ نہ وہ ہم تک پہنچ سکیں نہ ان کے وساوس اور ان کے شر ہمیں چھوئیں۔

ایک دعا (-) ہے۔ یہ خدا کے ان نیک بندوں کی دعا ہے جو دوزخیوں کے مقابل پر جب وہ ان سے تمسخر کیا کرتے تھے تو وہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا کہ جب ان پر ظلم ہوئے، ان سے تمسخر کا سلوک ہوا تو وہ یہ کہا کرتے تھے (-) اے ہمارے رب! ہم تو ایمان لے آئے ہیں اس لئے ہم سے بخشش کا سلوک فرما۔ (-) اور ہم پر رحم فرما۔ اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اس کے معاً بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) وہ یہ دعائیں کرتے تھے۔ یہ التجائیں کرتے تھے اور اس کے باوجود تم انہیں مذاق کا نشانہ بنا لیتے تھے۔ (-) یہاں تک کہ تم میرے ذکر کو بھلا بیٹھے۔ (-) اور تم ان سے مسلسل مذاق کرتے رہے۔ (-) کہ آج کے دن جو جزاء سزا کا دن ہے میں اپنے ان اہل ایمان بندوں کو جو تمہارے ظلموں کے مقابل پر صبر کیا کرتے تھے جزاء کی خوشخبری دیتا ہوں اور یہ بتاتا ہوں کہ (-) کہ یہی وہ لوگ ہیں جو نجات یافتہ ہیں اور نیک انجام کو پہنچنے والے ہیں۔

پھر ایک اور دعا آنحضور ﷺ کو سکھائی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ اے میرے رب تو مجھ سے مغفرت کا سلوک فرما۔ (-) اور رحم کا سلوک فرما۔ (-) تجھ سے بڑھ کر اور کوئی رحم کرنے والا نہیں۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص 312 تا 317)

ایک اچھی بات

جسے یہ بات مسرور کرتی ہے کہ خدا اس کے مصائب اور تکالیف میں اس کی دعا قبول فرمائے۔ اسے چاہئے کہ کشائش میں دعا زیادہ کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فدائیت میں اپنی نظیر آپ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں۔

حضرت حافظ معین الدین فدائیت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ ان کا معمول تھا کہ ہر روز بلا ناغہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے اور گھنٹوں آپ کی چاپی کرتے رہتے۔ چونکہ کثرت کام اور قلت آرام کی وجہ سے ایک کوفت ہو جانی لازمی امر ہے اگرچہ حضرت صاحب کبھی اس کو عام طور پر محسوس نہ فرماتے مگر کوفت ہو جاتی تھی۔ اور اس کے ساتھ آپ عام طور پر بیمار بھی رہتے تھے۔ گو دوسرے آدمی اس کو نہ سمجھ سکیں۔ اس لئے حافظ صاحب نے اپنا معمول قرار دیا تھا کہ آپ کی خدمت کے لئے جا پہنچتے۔ بارش ہو۔ آندھی ہو۔ خود حافظ صاحب معمولی طور پر بیمار ہوں۔ مگر جاتے اور ضرور جاتے۔ اور اس سے غافل نہ ہوتے۔

ایک مرتبہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے حافظ سے کہا کہ حافظ! کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ۔ حافظ صاحب نہ تو شاعر تھے اور نہ کوئی خوشگوار آواز۔ مگر یہ محسوس کر کے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کچھ پنجابی کے پرانے بیت سناتے رہے۔ حافظ صاحب کہتے تھے کہ ہدایت اللہ شاعر کے کچھ شعر میں نے سنائے۔ اب حافظ صاحب کا معمول ہو گیا کہ جہاں چاپی کرتے وہاں کچھ شعر بھی سناتے۔ اور حضرت صاحب خاموش رہتے۔ حافظ صاحب نے محسوس کیا کہ حضرت صاحب بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور اب ان کے اس شوق نے ترقی کی اور ہر روز کچھ نہ کچھ شعر حفظ کرتے۔ کبھی دیوان حافظ کے شعر صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب کے پاس جا کر یاد کرتے۔ ایک دو مرتبہ میرے پاس بھی آئے۔ کہ کچھ شعر بتاؤ۔ میں نے جب وجہ پوچھی تو کس محبت اور سرور سے فرمایا کہ میں جب پڑھتا ہوں تو حضرت صاحب خوش ہوتے ہیں۔

غرض یہ مشغلہ جاری تھا کہ انہی ایام میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی بھی قادیان آئے ہوئے تھے۔ نہیں بلکہ بلوائے ہوئے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خود ان کو بلایا تھا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زندہ ہیں (جب کی یہ تحریر ہے) اور مولا کریم ایسے مخلص دوستوں کو اور دربار بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زینتوں کو بہت دیر تک زندہ رکھے۔ آمین۔ کے حالات زندگی بہت کچھ لکھنے کا ارادہ ہے۔ وباللہ التوفیق۔ مگر یہاں ایک بات جو حافظ صاحب کے حالات کے راستہ میں ہے لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کا ایک ورق بھی سامنے آجاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ باوجود آقا اور محسن ہونے کے اپنے غلاموں اور خادموں سے ایک خاص محبت رکھتے تھے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی نے جو ایک رویا میں محبت کی تصویر دیکھی اور انگریزی فقرہ جس کا ترجمہ آپ کو دکھایا گیا کہ محبت محبت کو جذب کرتی ہے اس کی حقیقت مجسم نظر آجاتی ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمد اپنے خادموں سے بے حد محبت رکھتے تھے اور وہ محبت چونکہ خدام کو عرض حال کے لئے دلیر کر دیتی تھی اس لئے وہ عرض کرنے میں جرات کرتے تھے۔ اگرچہ کبھی "ہر کہ عارف است ترساں تر" بعض دوسروں کے ذریعہ کہلواتے تھے۔ اور خود پیش کرنے میں متامل ہوتے مگر دوسرے اپنی محبت اور حضرت کی شفقت کی وسعت کو دیکھ کر کہہ گذرتے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بھی انہی دوستوں میں سے ایک ہیں۔ کپور تھلہ کی جماعت حضرت صاحب کو بہت پیاری تھی اور پیاری رہی اور اسی جماعت کو اپنے ساتھ جنت میں ہونے کا وعدہ دیا۔ اور یہ اللہ کے فضل اور خاص کرم کی بات ہے کہ اس جماعت کے ایک بھی فرد پر کبھی کوئی ابتلاء نہیں آیا اور کوئی ان میں سے کسی معاملے میں متزلزل نہیں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

غرض حافظ صاحب کی یہ شعر خوانی کا سلسلہ جاری تھا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاہب بلوائے ہوئے قادیان میں موجود تھے۔ اور حضرت صاحب کے قریب ہی رہتے تھے۔ چند روز تک تو یہ سلسلہ رہا۔ ایک دن منشی جی نے عرض کیا کہ آپ کیا سنتے رہتے ہیں۔ حافظ صاحب سونے ہی نہیں دیتے۔ نہ یہ کوئی خوش آواز ہیں سب کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کس طرح سنتے رہتے ہیں۔ (یہ مفہوم منشی صاحب کے کلام کا تھا) آپ نے ہنس کر فرمایا۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے۔ کہ یہ کیا سناتے ہیں اور نہ میں اس خیال سے سنتا ہوں کہ یہ کوئی خوش آواز ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میرے دماغ میں دین حق کی حالت (-) کے حملوں کو دیکھ دیکھ کر جوش اٹھتا ہے اور بعض وقت مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا۔ کیونکہ حافظ صاحب بڑے اخلاص سے کمر دبانے کے لئے آ جاتے ہیں میں نے دینی توجہ کو دوسری طرف بدلنے کے لئے ان کو کہہ دیا کہ کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ۔ اب یہ بیچارہ نہایت اخلاص سے سناتا ہے۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ میرا خیال ادھر متوجہ ہو پر وہ ہجوم افکار جو دماغ میں موجود حالت کو دیکھ دیکھ کر ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے کم ہو جائے مگر وہ کم ہونے میں نہیں آتا۔ اور مجھے پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا کہتے ہیں۔ اگر آپ کو ناپسند ہو تو ان کو منع کر دیا جائے۔

منشی صاحب کی حالت نہ پوچھو کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جواب سے کیا ہو گئے۔ ایک طرف تو ان کی اپنی جرأت پر ندامت دوسری طرف حضرت صاحب کے اس جواب نے ایمان و معرفت کا ایک نیا دروازہ ان کے سامنے کھول دیا۔ کہ یہ شخص دین حق کے لئے کیا درد اور تڑپ اپنے دل میں رکھتا ہے۔ کوئی وقت اس پر ایسا نہیں آتا کہ یہ ایک آن کے لئے بھی یہ خیال اس کے دماغ سے باہر نکل سکے۔ غرض منشی صاحب خود شناسی اور خود فراموشی کی متضاد کیفیتوں کو لے کر اٹھے۔ یہ واقعہ تفصیل سے حضرت صاحب کی لائف میں لکھوں گا۔ یہاں مجھے صرف یہ دکھانا تھا کہ باوجودیکہ حافظ صاحب آنکھوں سے معذور تھے اور خود فارسی زبان پڑھے ہوئے نہ تھے پھر محض اس خیال سے کہ حضرت کو شعر سنانے ہیں۔ حضرت خوش ہوں گے۔ روزانہ اشعار یاد کرنا اور خود ان کو سمجھنا تاکہ اس سمجھ کے بعد خاص لطف خود بھی اٹھائیں اور پھر جا کر گھنٹوں خدمت کرنا اور سنانا۔ یہ ہو نہیں سکتا جب تک ایک چنگاری دل میں نہ ہو۔ اور آپ کی خوشنودی کے لئے اضطراری تڑپ نہ ہو۔

ہماری تاریخ

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب اپنے والد محترم کے متعلق مزید کہتے ہیں:۔

والد صاحب محترم کی زندگی بہت سادہ تھی اور غریبانہ رنگ میں ہی بسر ہوتی تھی۔ مگر اس کے باوجود خدا تعالیٰ کی برکت ایسی تھی کہ کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوئی بلکہ تمام ضروریات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بااحسن رنگ پوری ہوتی رہتی تھیں۔ اور بڑی عزت کے ساتھ گذر ہوئی۔ مہمان نوازی آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ مجھے اکثر دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ مغرب اور عشاء کے بعد بیت الاحمدیہ سے جب آپ گھر تشریف لاتے تو کوئی نہ کوئی مہمان بھی آپ کے ساتھ ہوتا۔ بعض دفعہ تکلیف کے خیال سے مہمان معذرت پر آمادہ ہوتا تو آپ یہی کہتے کہ بھائی جو ماحضر ہو گا اس میں آپ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ ہم کوئی خاص تکلف نہیں کریں گے۔ پھر سونے کے لئے مہمان کو بعض دفعہ چارپائی اور بستر بھی دیا جاتا۔

میں جب آپ کی زندگی پر غور کرتا ہوں تو ایسے افراد کی تعداد مجھے کافی نظر آتی تھی جن پر آپ نے بڑے احسانات کئے۔ ان کو آپ نے گھر رکھ کر اور تمام اخراجات خود برداشت کر کے کتابت وغیرہ کا کام سکھایا یا اپنے محکمہ میں انہیں چھوٹی موٹی ملازمت دلائی۔ صرف یہ نہیں بلکہ متعدد مثالیں ہیں کہ بعضوں کے رشتے اور شادیاں خود کرائیں۔ اور ان کی تمام تر ذمہ داریوں کو اپنے اوپر لیا اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ ان تمام نیکیوں کو جتانا آپ کی طبیعت میں نہ تھا۔ بلکہ جب ایسے لوگ آسودہ حال ہو گئے تب بھی ان سے کوئی ایسی غرض وابستہ نہ رکھی۔ محض خدا کے لئے یہ کام کئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے تعلق دار اور احسان مند آپ کو آج تک نہایت متشکرانہ جذبات کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔

قادیان کے ساتھ والہانہ محبت تھی۔ والہانہ محبت بھی ایمان ہی کا نتیجہ ہے۔ اس جذبہ میں بھی والد صاحب محترم پیش پیش نظر آتے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لاتے اور جبکہ مشاورت میں آپ جب سب کمیٹی کے ممبر بنائے جاتے تو آپ کے جذبات بہت شکر و امتنان کے ہوتے کہ آپ کو اس خاص خدمت کے لئے حضرت صاحب نے از راہ نوازش منتخب فرمایا۔ نیز آپ اکثر اس امر کا ذکر فرمایا کرتے کہ احمدیت کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان پر کتنا بڑا فضل کیا ہے۔ ورنہ ہمارے دوسرے تعلق دار اور رشتہ دار جنہیں اس نعمت سے حصہ نہیں ملا وہ اب تک بھی اسی طرح اندھیرے میں ہیں کہ جہاں روشنی کی کوئی کرن بھی نظر نہیں آتی۔ نہ ان کے پاس علم ہے نہ ہی عزت اور نہ کوئی قابل ذکر چیز۔

والد صاحب محترم کی سکول کی تعلیم کوئی زیادہ نہ تھی۔ پرانے زمانے کے مڈل پاس ہی تھے۔ مگر اس کے باوجود آپ کے علمی مذاق پر مجھے ہمیشہ رشک آتا تھا۔ آپ کی دینی معلومات خاصی وسیع تھیں اور تمام ضروری مسائل کے متعلق خاصی واقفیت (کلام الہی) کے ساتھ آپ کو ایک خاص تعلق تھا۔ اپنی گفتگو اور تقاریر وغیرہ میں اکثر آپ کلام الہی بیان فرماتے۔ اور انہی سے رہنمائی تلاش کرتے۔ یہ روشنی اور یہ ذوق آپ کو سراسر اس تعلق اور صحبت پاک کے نتیجہ میں حاصل ہوا جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وابستگی میں آپ کو ملا۔ حقیقت یہی ہے کہ جس نے عقیدت اور محبت کے جذبات کے ساتھ کچھ لمحات بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت میں گذارے اس کو وہ جلاء اور روشنی حاصل ہوئی کہ اس کی ساری زندگی ہی بدل گئی۔ یہی کیفیت والد صاحب محترم کی تھی۔ مجھے علم نہیں کہ آپ نے باقاعدہ طور پر دینی علوم پڑھے ہیں مگر حالت یہ تھی کہ مسائل دینیہ پر بھی آپ خوش اسلوبی سے اظہار خیال فرما لیتے۔ اور یہ محض اسی صحبت پاک کا اثر تھا۔ جو کبھی آپ کو اس روحانی وجود کی معیت میں حاصل ہوئی۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصۂ پارینہ

حضرت منشی برکت علی خان صاحب کی خدمت میں ایڈریس

ہم ممبران جماعت احمدیہ شملہ جناب کو اس موقعہ پر جبکہ جناب ایک لمبی اور قابل تعریف ملازمت کے بعد پنشن پر جا رہے ہیں- اور جماعت احمدیہ شملہ کی امارت سے سبکدوش ہو رہے ہیں الوداع کہتے اور اپنے اس اخلاص کا اظہار کرتے ہیں- جس سے ہمارے قلوب لبریز ہیں- پیشتر اس کے کہ ہم ایڈریس پیش کریں اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں- کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی آج کل دہلی میں تشریف فرما ہیں- اور حضرت صاحب نے اس موقعہ پر ہماری درخواست کو شرف قبولیت عطاء فرماتے ہوئے اس مجمع میں شریک ہونا منظور فرمایا-

مخدومنا- دینی لحاظ سے تو ہمارے آپ کے ساتھ تعلقات کا سلسلہ بہت لمبا ہے لیکن دنیوی لحاظ سے بھی ہم آپ کی ذات والا صفات کے ساتھ تعلقات کے ذکر میں خوشی اور مسرت محسوس کرتے رہے ہیں- آپ 1893ء میں شملہ میں بسلسلہ ملازمت تشریف لائے- اور عام قائدہ کے ماتحت تھوڑی سی تنخواہ سے ملازمت شروع کی- لیکن خداداد قابلیت سے آپ نے بہت جلد ترقی کی- حتیٰ کہ جنگ عظیم کے زمانہ میں آپ سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ تک پہنچے- اور گورنمنٹ نے آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو خان صاحب کا اعزاز دیا-

مکرمنا: آپ نے 1901ء میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے دست مبارک پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ شملہ کی بنیاد ڈالی- اس وقت جماعت کے چند افراد تسبیح کے بکھرے ہوئے دانوں کی طرح تھے- آپ نے ان کو منظم کیا- اور جماعت کو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کر دیا- آپ اس جماعت کے پہلے سیکرٹری تھے- اور آپ کو ان تمام تکالیف سے دوچار ہونا پڑا- جو جماعت کی ابتداء میں کارکنوں کو پیش آتی ہیں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے- کہ آپ کی کوشش اور سعی سے جماعت نے ترقی کی-

حضرت بانی سلسلہ کی صحبت کے برکات

مخدومنا- آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا زمانہ مبارک پایا ہے- حضرت صاحب کی پاک صحبتوں سے فیضاب ہوئے ہیں- ان صحبتوں کے تاثرات سے ہم بھی وقتاً فوقتاً مستفیض ہوتے رہے ہیں- ہم جب حضرت بانی سلسلہ کے حالات آپ کی زبان سے سنتے تو اخلاص کی لہریں جو ہمارے اندر دوڑتی تھیں- ان کو ہمارے قلوب آج تک محسوس کر رہے ہیں- اس کے بعد 1908ء سے لے کر اس وقت تک کی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد بیان کیا گیا-

مکرمنا جدائی طبعاً شاق ہوتی ہے- اس سے ہم بھی مستثنیٰ نہیں- لیکن ہمارے قلوب میں ایک مسرت آمیز رنج ہے- رنج ہمیں آپ سے جدا ہونے کا ہے- گو ہم آپ سے امید رکھتے ہیں- جدا ہو کر بھی آپ ہمیں یاد سے محو نہیں کریں گے- لیکن اس میں خوشی کی آمیزش بھی ہے- کہ آپ جماعت کی رہنمائی کامیاب طریق پر سرانجام دینے کے بعد اپنے فرائض سے سبکدوش ہو رہے ہیں ہم کوئی دنیاوی تحفہ پیش کرنے سے عاجز ہیں- ہاں وہ چیز جو ہمارا نقطہ مرکزی نصب العین اور دستور العمل ہے ہم پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں اسی کا درس ہم آپ سے سنتے رہے- اور اسی پر عمل کرنے کی آپ کی طرف سے ہدایات پاتے رہے-

جماعت کے ممبران حضرت صاحب سے باُدب درخواست کرتے ہیں کہ حضرت صاحب چونکہ اس تقریب سعید پر بنفس نفیس موجود ہیں- یہ تحفہ حضرت صاحب اپنے مبارک ہاتھوں سے عطا فرمائیں- اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت صاحب ہماری اس عاجزانہ استدعا کو شرف قبولیت بخشیں گے- حضرت صاحب نے کلام الٰہی اپنے دست مبارک سے خان صاحب منشی برکت علی صاحب کو عطا فرمایا-

جماعت احمدیہ دہلی کا ایڈریس

آپ نے صرف یہ کہ اپنے ہاتھوں سے جماعت شملہ کی بنیاد ڈالی بلکہ اپنی صائب رائے اور صحیح مشورہ سے مشکل اوقات میں جماعت کی رہنمائی فرماتے ہوئے بہت سے خطرناک موقعوں سے اسے بسلامت نکال کر ایک ممتاز جماعت بنا دیا- پھر یہ امید بھی ہمارے سینوں میں خوشی کی ایک لہر پیدا کرتی ہے- کہ آپ دارالامان میں پہنچ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں کے لئے اپنی زندگی کو وقف کریں گے- یہی وہ نظارہ ہے- جس کے دیکھنے سے جسمانی آنکھیں معذور ہیں- مگر ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کوششیں اور تدبیریں عظیم الشان نتائج کا پیش خیمہ ہیں- وہ عظیم الشان نتائج جن کے ملنے کا خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا ہے- جب وہ نتائج نکلیں گے وہی تدبیریں جو اس وقت چھوٹی نظر آتی ہیں- دنیا کی نظر میں بہت بڑی دکھائی دے گی-

اس دوران میں جبکہ دہلی اور شملہ کی جماعتیں دہلی میں اکٹھی ہوتی ہیں- ہم نے جلسوں خطبوں- اور دوسری تقریبوں پر آپ کی خداداد قابلیت بیش بہا خیالات قیمتی نصائح اور انتظامی قابلیت سے فائدہ اٹھایا- حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ذات والا صفات کے ساتھ جو غیر متزلزل وفاداری سچی اطاعت اور فرمانبرداری آپ کو حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں- اور یہی وجہ ہے کہ کسی ضروری موقعہ کو آپ نے ہاتھ سے جانے نہیں دیا- جس میں جماعت کو یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش نہ کی ہو- کہ امام جماعت کی اطاعت میں جماعت کی کامیابی کا راز مضمر ہے- امام کا تقرر خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہوتا ہے- اس لئے جس طرح انتظامی امور میں اس کی اطاعت فرض ہے- اسی طرح دینی امور میں بھی اس کا فتویٰ چلتا ہے- اور درحقیقت یہی سپرٹ ہے- جو ہر احمدی میں ہونی چاہئے- اور جس کے لئے آپ ہمیشہ کوشش کرتے رہے-

آج وہ مہتم بالشان فرق جو ہم کو آسانی کے ساتھ دوسروں سے ممتاز کرتا ہے- یہ ہے- کہ ہم ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہیں- اسی اجتماع کی برکت سے وہ اہم امور جو دوسروں کی نظروں سے کوہ گراں سے کم نہیں ہوتے- اللہ تعالیٰ کے فضل و تائید سے ہماری تھوڑی سی توجہ سے سر ہو جاتے ہیں-

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں- کہ اللہ آپ کو اور آپ کے دیگر متعلقین کو ہمیشہ اپنے فضل و کرم کے سایہ میں رکھے- اور بیش از پیش دینی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے-

(الفضل 17- اپریل 1932ء)

شیخ عبدالحمید عاجز

حضرت میاں محمد صدیق صاحب بانی

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی وسعت کے ساتھ وسیع حوصلہ عطا فرمایا تھا- آپ ہر مالی تحریک میں نہ صرف بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے بلکہ ممنون ہوتے کہ آپ کو نیک کام میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی ہے- تقسیم ہند کے بعد 1969ء تک خاکسار جب تک ناظر مال تھا بارہا سلسلہ کی ضروریات یا بعض مستحقین کی اعانت کے لئے آپ کی خدمت میں تحریر کیا گیا- آپ نے تشکر و امتنان کے جذبات سے فوراً دل کھول کر مدد فرمائی آپ کی زندگی نہایت سادہ تھی آپ اپنے مال کو جماعت کا مال سمجھتے اور جماعت کی ہر ضرورت کے وقت خندہ پیشانی کے ساتھ اسے پیش کرتے تھے- آپ کی ممتاز مالی خدمات کی طویل فہرست ہے اس تعلق میں صرف ایک دو واقعات کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے-

حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد کے مطابق درویشان قادیان کی ضرورت کے مدنظر درویش فنڈ کی چندہ خاص کی تحریک جاری کی گئی- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور خاکسار ستمبر 1962ء میں صاحب حیثیت احباب کو انفرادی تحریک کرنے کی غرض سے کلکتہ گئے- چنانچہ محترم سیٹھ صاحب نے نصف لاکھ روپیہ کا وعدہ کیا اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی ادائیگی کر دی-

جلسہ سالانہ پر آپ نے ذکر کیا کہ تاجر پیشہ افراد کے پاس نقد رقم ہر وقت موجود نہیں رہتی اس لئے میں خاص طور پر مصروف دعا رہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس وعدہ کو جلد پورا کرنے کے اسباب مہیا فرمائے- ابھی دعا کرتے چند دن ہی ہوئے تھے کہ ایک بروکر کا فون آیا کہ فلاں کمپنی کے شیئرز کی قیمت بڑھ گئی ہے اگر آپ فروخت کرنا چاہیں تو چالیس ہزار روپیہ منافع آئے گا- میں نے خیال کیا کہ میرا وعدہ پچاس ہزار کا ہے- اور میں نے انکار کر دیا- چند دنوں کے بعد اس بروکر نے فون کیا کہ قیمت خرید بڑھ گئی ہے اس سے زیادہ بڑھنے کی امید نہیں میں نے حساب کیا تو منافع پچاس ہزار آتا تھا- سو میں نے فروخت کر کے سارا منافع درویش فنڈ میں دے کر اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق پائی- میں نے اس واقعہ کو اس لئے منتخب کیا ہے کہ اس سے اس زندہ حقیقت کا اظہار ہوتا ہے کہ جو شخص صدق دل سے قربانی کا عزم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پورا کرنے کے غیر معمولی سامان پیدا کر دیتا ہے-

آپ کے دل میں درویشان قادیان کے لئے جو محبت اور اخوت کے غیر معمولی جذبات تھے آپ نے مختلف رنگوں میں اس کا عملی اظہار فرمایا ہے- مثلاً جملہ درویشان اور ان کے اہل و عیال کے لئے چار ماہ کی گندم تحفتاً کئی سال تک اپنی زندگی میں پیش کرتے رہے- اور اس بے غرض اور بے لوث تحفہ کے صحیح مفہوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس بات کی تاکید فرمائی کہ گندم کو درویشان کے گھر تک پہنچانے کے جملہ اخراجات بھی وہ خود ادا کریں گے- یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ان کی اولاد کو بھی اپنے والد موصوف کی اسی نیکی کو جاری رکھنے کی سعادت عطا فرمائی ہے- جو آپ کے نقش قدم پر چلنے کے لئے کوشاں رہتی ہے-

یہ ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ آپ اکثر فرماتے تھے کہ میری اصل برادری درویشان قادیان ہیں- بلاشبہ آپ خود بھی ایک درویش صفت بزرگ تھے- جسمانی رشتہ داری کے لحاظ سے آپ کی چنیوٹ (پاکستان میں) نیز کلکتہ میں جہاں تجارت کی خاطر آپ کی بود و باش تھی آپ کی قومی برادری کے لوگ آباد ہیں- لیکن آپ کے فرزند عزیز شریف احمد صاحب بانی کی شادی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی رحلت کی خبر اخبار ٹروتھ TRUTH کے 18۔ مارچ 1960ء کے صفحہ اول پر یوں درج ہے۔اس خبر کی شہ سرخی یہ ہے۔ آپ نے احمدیہ مشنوں کے لئے راہ ہموار کی اور اب احمدیہ مشن ساری دنیا میں مصروف عمل ہیں۔

"چوہدری فتح محمد صاحب سیال جو کسی بیرونی ملک میں متعین کئے جانے والے احمدیہ مربیوں میں سے سب سے پہلے مربی تھے۔ 28۔ فروری 1960ء کو ربوہ (پاکستان) میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔جو کہ احمدیہ جماعت کا مرکز ہے۔وفات کے وقت آپ کی عمر73 سال تھی جب حضرت امام جماعت الثانی کو آپ کی وفات کی اطلاع ملی تو آپ نے روزنامہ الفضل میں اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل نوٹ ارسال فرمایا۔ کہا جاسکتا ہے کہ اس سے زیادہ خراج تحسین ممکن نہیں۔ حضرت صاحب کے نوٹ کا متن "چوہدری فتح محمد صاحب سیال وفات پا گئے ہیں۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ سے بڑا پیار تھا۔ جب بھی حضرت صاحب نے رات کے وقت کہیں تار ارسال کرنا ہوتا تھا تو محترم چوہدری صاحب کو بٹالہ بھیجا جاتا تھا کہ وہاں سے تار بھیج دیں۔ جب خواجہ صاحب (کمال الدین) کو انگلستان میں مشکلات پیش آئیں۔ حضرت امام جماعت الاول نے آپ کو خواجہ صاحب کی مدد کے لئے انگلستان بھیجا آپ کی واپسی پر ڈاکٹر عبیداللہ صاحب (امرتسر) نے آپ کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ آپ ایک بہت اچھے انسان ہیں۔ جب میں نے تشحیذ الاذہان کی اشاعت شروع کی۔ تو محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس کام میں میری مدد کی۔ ملکانہ موومنٹ آپ ہی نے شروع کی۔ اور آپ ہی کی نگرانی میں یہ چلتی رہی (ملکانہ موومنٹ سے وہ موومنٹ مراد ہے جو ہندوؤں کے مسلمانوں کو ہندو بنانے کے سلسلہ میں اس لئے جاری کی گئی تھی کہ ہندوؤں کو اس بات سے روکا جائے۔) اور حضرت امام الاول کے داماد تھے۔ آپ ایک بہت بڑے زمیندار۔ پٹی اور قصور کی زمیندار فیملی کے فرد تھے۔ مجھے افسوس ہے کہ ان کی وفات کے وقت مجھے ان کی بیماری کا کوئی علم نہ تھا۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو بہترین اجر دے۔ دوسری دنیا میں انہیں بہترین اجر عطا فرمائے اور پھر ان کے استقبال کے لئے فرشتے آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی برکات ان پر اور ان کے خاندان پر نازل کرتا رہے۔ میری ایک بیٹی ان کے ایک بیٹے سے بیاہی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ اپنے خاوند کی کما حقہ' خدمت کر سکے۔ اور اپنے سسر کے لئے دعائیں کرتی رہے۔

چوہدری صاحب جماعت کی خدمات ایام جوانی ہی سے بجا لاتے رہے آپ قادیان سے یہاں آئے تھے اور میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں واپس لے جائے تا کہ وہ جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں ان کے ساتھ رہے موت کے بعد بھی وہ ان کے قرب ہی میں ہمیشہ رہیں تمام دوست ان کا جنازہ پڑھیں۔

کشمیر کاز

اخبار دی ٹروتھ کے یکم مارچ 1957ء کے شمارے کے مطابق مولانا مبارک احمد ساقی نے انگلستان سے اطلاع دی کہ برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے پاکستانی طلباء نے ہائیڈ پارک میں ایک جلسہ کا انتظام کیا یہ جلسہ اس بات پر احتجاج کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا کہ ہندوستان نے کشمیر کو اپنے ساتھ ملحق کر لیا ہے۔ متعدد مقررین نے اس غیر قانونی اور غیر منصفانہ بات کی مذمت کی کہ بخشی کنسٹی ٹیونٹ اسمبلی نے کشمیر کو ہندوستان کے ساتھ ملحق قرار دے دیا ہے۔

برصغیر کی تقسیم کی تاریخ بیان کی گئی اور اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ اگر حالات کو معمول پر رہنے دیا جاتا تو کشمیر یقیناً پاکستان کا حصہ بنتا۔

بعض مقررین نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سلسلے میں کشمیر کی حیثیت متعین کروانے کے لئے فوری طور پر کارروائی کرے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری ایک لمبے عرصے سے غیر مسلموں کے مظالم برداشت کرتے چلے آرہے ہیں۔ بعض غیر مسلموں نے اس جلسہ کے دوران شور و شر پیدا کرنے کی کوشش کی اور خلاف پاکستان نعرے لگائے۔

پاکستانی مسلمان طلباء نے انہیں کہا یہ مشرقی پاکستان نہیں ہے۔ جلسے کے بعد طلباء نے ایک جلوس نکالا جسے غیر مسلموں نے منتشر کرنے کی کوشش کی لیکن ان غیر مسلموں کو پولیس نے ایک طرف دھکیل دیا۔ اگر پولیس مداخلت نہ کرتی تو اس بات کا امکان تھا کہ جھگڑے کے بہت برے نتائج نکلتے۔

> اگر انسان پورے تقویٰ کا طالب ہے تو تدبیر کرے اور دعا کرے۔ دونو کو جو بجالانے کا حق ہے بجالائے تو ایسی حالت میں خدا اس پر رحم کرے گا۔ لیکن اگر ایک کرے گا اور دوسری کو چھوڑے گا تو محروم رہے گا۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درثمین طاہر۔ ایم ایس سی ذوآلوجی، ایم فل (جینیٹکس)

ماحولیاتی آلودگی اور جینیٹکس

ماحولیاتی آلودگی (Pollution) جو آج کا ایک بڑا مسئلہ ہے جینیٹکس کے تعلق میں اس مسئلے کے بارے میں کچھ معلومات قارئین الفضل کے لئے پیش کر رہی ہوں۔

صنعتوں کی ترقی کے ساتھ ان سے خارج ہونے والے فاضل مادوں نے انسانی، حیوانی اور نباتاتی زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ اسی طرح انسانی استعمال کی کچھ ادویات، کیڑے مار دوائیں۔ میک اپ میں شامل کچھ مادے اور غذاؤں میں ڈالے جانے والے مختلف اجزاء جیسے رنگ (Colour) وغیرہ بھی زندگی کو نقصان دینے والے ثابت ہوئے ہیں۔ بیسویں صدی کے نصف میں مختلف شواہد سامنے آئے جن سے معلوم ہوا کہ ماحول کو آلودہ کرنے والے یہ مادے انسان میں مختلف عوارض کا باعث بنتے ہیں جن میں کینسر، پیدائشی نقائص، حمل کا گرنا (Miscarriage)، جگر گردے اور نظام تنفس کی بیماریاں شامل ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ میں جہاز کے ملازمین میں ملازمت کے 40۔30 سال بعد کینسر کی بہت زیادہ شرح کا پایا جانا جہاز میں استعمال ہونے والا مادہ ایسبسٹاس (Asbestos) تھا 1950ء میں متلی کے لئے ایک دوا DES اکثر حاملہ خواتین کو تجویز کی گئی آج اس دوا کا استعمال کرنے والی خواتین کی بیٹیوں میں رحم کا کینسر اور بیٹوں میں کینسر (Testicular Cancer) کی شرح زیادہ پائی گئی ہے۔

ماحول کو آلودہ کرنے والے یہ مادے ہمارے جینیاتی پروگرام پر اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں کہ یہ اس صاف ماحول میں خرابی پیدا کر دیتے ہیں جس میں خدا تعالیٰ نے ہمارے جینیاتی پروگرام کو عمل کرنے والا بنایا تھا۔ بعض اوقات یہ مادے جینیاتی پروگرام کو عمل کرنے میں روکاٹ ڈال کر زندگی کو ہی ناممکن بنا دیتے ہیں یعنی موت کا باعث بنتے ہیں۔ جینیات کے ماہرین Geneticists حیوانی اور نباتاتی زندگی پر اثر انداز ہونے والے ان مادوں کی تشخیص کرتے ہیں اور ان سے پیدا ہونے والے نقصان سے آگاہ کرتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے اس راہ میں کچھ مسائل ہیں کہ تمام مادوں کو ٹیسٹ کرنا ممکن نہیں رہتا۔ مثلاً کاروباری لوگ، گورنمنٹ اور میڈیکل کے افسران بعض اوقات ان مادوں کو ٹیسٹ کروانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ مگر یہ بہت ضروری ہے کہ ہمارے ماحول میں شامل ہونے والے کسی بھی اس قسم کے نئے مادے کو جلد از جلد ٹیسٹ کر لیا جائے بجائے اس کے کہ وہ ہماری زندگیوں کے لئے کسی بڑے نقصان کا باعث بنے۔ ان مادوں کو ٹیسٹ کرنے کے لئے تجرباتی جانور استعمال کئے جاتے ہیں اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ایسے جانور کا انتخاب کیا جائے جس کا اندرونی نظام انسانی نظام سے ملتا جلتا ہو اور یہ مادے اسی طرح اور اتنے ہی عرصے کے لئے جانوروں کو دیے جائیں جس طرح اور جتنا عرصہ انسان کو ان کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً سگریٹ نوشی کا نقصان دیکھنے کے لئے ایک خاص مقدار میں خاص عرصے تک دھواں جانور کے پھیپھڑوں میں داخل کیا جاتا ہے پھر اس جانور کے پھیپھڑوں پر اثرات دیکھے جاتے ہیں اس طرح سگریٹ نوشی کا پھیپھڑوں کے کینسر کا باعث ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے۔ عام طور پر یہ مادے جانوروں کی جلد پر لگا کر آنکھوں پر چھڑکاؤ کر کے ٹیسٹ کیے جاتے ہیں پھر ان سے جانور میں خارش، سوزش یا الرجی کا ردعمل دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح کے ٹیسٹ کئی جانوروں پر کئے جاتے ہیں اور پھر Statistics کے اصولوں کے مطابق یہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ فلاں مادے کا بیماری میں کس حد تک عمل دخل ہے۔

مختلف تجربات سے مندرجہ ذیل تین قسم کے مادے سامنے آئے۔

1۔ پیدا ہونے والے بچے کو نقصان پہنچانے والے مادے (ٹیراٹوجینز Teratogens)

2۔ جینز میں تبدیلی پیدا کرنے والے مادے (میوٹاجینز Mutagens)

3۔ کینسر پیدا کرنے والے مادے (کارسینوجینز Carcinogens)

1۔ ٹیراٹوجینز (Teratogens)

یہ مادے نمو (Development) پر براہ راست اثر انداز ہو کر پیدا ہونے والے بچوں میں مختلف ابنارمیلیٹیز کا باعث بنتے ہیں۔ یہ فیٹس (پیدائش سے قبل بننے والا بچہ) جو نسبتاً ایک محفوظ ماحول میں ہوتا ہے اس کے باوجود اس پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ حمل کے پہلے دو ہفتوں میں یہ مادے اچانک اسقاط حمل کا باعث بنتے ہیں جبکہ حمل کے آخری حصے میں یہ مادے بچوں میں مختلف ابنارمیلیٹیز پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ ان مادوں میں ایکس ریز (X-rays) خسرہ کا وائرس۔

(German Measles virus-Rubella)

سگریٹ نوشی، الکوحل، اور کچھ ادویات مثلاً ٹیٹرا سائیکلین (Tetracyclin) تھیلاڈومائیڈ (Thalidomid) DES وغیرہ شامل ہیں۔ ایکس ریز (X-rays) سے بچے کی عصبی نظام میں خرابی اور آنکھوں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ خسرہ کے وائرس سے بہرا پن بچے میں پیدا ہو سکتا ہے۔ ٹیومر کے خلاف دی جانے والی کچھ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ادویات سے ہڈیوں اور دماغ کی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ٹیڑا سائکلین (اینٹی بائیوٹک) اگر حمل کے پہلے چھ ماہ میں لی جائے تو بچے میں دانتوں کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اگر ٹیڑا سائکلین کی بہت زیادہ خوراک لی جائے تو آنکھوں کی خرابی (Cataracts) کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حمل کے دوران سگریٹ نوشی سے بچے میں خون کی ترسیل بند ہو سکتی ہے جس سے آکسیجن اور خوراک کی کمی سے آہستہ نشو و نما کی وجہ سے جسمانی کمزوری اور ذہنی معذوری کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے ایسی مائیں جو 20 سگریٹ روزانہ پیتی ہیں ان میں دوسری ماؤں سے 20 گنا زیادہ ایسے بچے پیدا ہونے کے امکان ہوتے ہیں یہ بہت ضروری ہے کہ خواتین کو ایسے تمام مادوں کے نقصان سے اچھی طرح آگاہ کیا جائے تاکہ وہ صحت مند نسلوں کو جنم دے سکیں۔

2۔ میوٹاجینز (Mutagens)

ایسے ماحولیاتی مادے جو جینز میں تبدیلی پیدا کر دیں انہیں میوٹاجینز کہتے ہیں۔ ایسے مادوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ خلیہ کے مرکزہ میں داخل ہو کر براہ راست کروموسومز پر اثر انداز ہوں۔ ان مادوں میں نقصان دہ شعاعیں اور مختلف کیمیکلز شامل ہیں۔ شعاعوں میں تشخیص کے لئے استعمال ہونے والی ایکس ریز' کاسمک ریڈی ایشنز (Cosmic Radiations) نیو کلیائی تجربات اور نیو کلیائی ہتھیاروں سے خارج ہونے والی ریڈی ایشنز وغیرہ شامل ہیں نیو کلیائی تحقیق میں دن بدن اضافے سے ان خطرات کا بھی زیادہ امکان ہے۔

ہماری روز مرہ زندگی میں استعمال ہونے والے بہت سے ایسے کیمیکلز ہیں جو تجرباتی طور پر میوٹاجینک ثابت ہو چکے ہیں مگر پھر بھی ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ واقعی یہ کیمیکلز جینز پر اثر انداز ہوں گے کیونکہ انسان کے اندرونی نظام اور جانوروں کے اندرونی نظام میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اس لئے کیمیکلز کو صحیح طور پر ٹیسٹ کرنا مشکل ہے۔

3۔ کارسینوجینز (Carcinogens)

نقصان دہ شعاعیں اور کیمیکلز میوٹاجینز جسم کے مختلف خلیوں میں تبدیلی پیدا کر کے کینسر کا باعث بنتے ہیں۔ جاپان کے جن لوگوں کو ایٹمی بم کے اثرات کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ خون کے کینسر کا شکار ہو گئے اسی طرح جن لوگوں نے بچپن میں بڑھے ہوئے گلینڈ کے علاج کے لئے گردن پر شعاعیں ڈلوائیں وہ تھائیرائڈ کینسر کا شکار ہو گئے سورج سے خارج ہونے والی الٹراوائیلٹ (U V) شعاعیں بھی کینسر کا باعث بنتی ہیں جن لوگوں کو سورج کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے انہیں جلد کے کینسر کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ سگریٹ نوشی سے پھیپھڑوں کے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

خلا کی اوزون (OZONE) کی تہہ نے ہمارے ماحول کو بہت سی خطرناک شعاعوں سے بچا رکھا ہے مگر یہ ماحول کو آلودہ کرنے والے مادے اس تہہ کو بھی نقصان پہنچانے والے بن رہے ہیں۔ اوزون کی تہہ کو نیو کلیائی لڑائی جھگڑوں اور خلا کی تہوں میں جانے کے تجربات کے علاوہ ہمارے ماحول میں شامل کچھ اور مادوں سے بھی خطرہ ہے۔ فریون (Freon) گیس جو ریفریجریٹرز' فریزرز' اور ایئر کنڈیشنز میں استعمال ہوتی ہے وہ بھی اوزون کی تہہ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر فریون گیس جس رفتار سے خارج ہو رہی ہے اسی رفتار سے خارج ہوتی رہی تو اس صدی کے آخر تک یہ اوزون کی تہہ کو بہت حد تک نقصان پہنچا چکی ہو گی۔ اوزون کی تہہ کے بغیر انسان سمیت زیادہ تر مخلوقات کے تباہ ہونے کا امکان ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے ماحول کو مزید ایسے مادوں سے بچایا جائے اور موجودہ مادوں کو بہت احتیاط سے ٹیسٹ کیا جائے اور ان سے محفوظ رہنے کی تدابیر کی جائیں تاکہ ہم اپنی زندگیوں کو آنے والے سنگین خطرات سے بچا سکیں۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ سردار خواجہ صاحبہ)

مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب ابن مکرم خواجہ جلال الدین صاحب حال مقیم ناروے نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ سردار خواجہ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 10 بلاک نمبر 30 برقبہ 10 مرلے واقع محلہ دار الرحمت ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ حبیبہ میر صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ سلیمہ بشارت صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم بدر خواجہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم قمر خواجہ صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ مکرم محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی)

محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ وغیرہ ورثا مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی ساکن محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کے مندرجہ دونوں قطعات درج ذیل تفصیل سے ان کے دو ورثاء کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

1۔ قطعہ نمبر 2/5 دار الرحمت غربی بنام مکرم محمد جلیس صاحب
2۔ قطعہ نمبر 15/16 دار النصر وسطی ربوہ بنام مکرم محمد رئیس صاحب

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم محمد نفیس صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد انیس صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم محمد ادریس صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم محمد رئیس صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم محمد جلیس صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ لیئقہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ نسیم فرحت صاحبہ (بیٹی)
10۔ مکرمہ عظمت شاہین صاحبہ (بیٹی)
11۔ مکرمہ شوکت تنویر صاحبہ (بیٹی)
12۔ مکرمہ انیسہ ثروت صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ سال رواں کے بقایا جات اولین موقعہ پر داخل خزانہ کرانے کا اہتمام کریں۔ نئے سال کے لئے ابھی سے تیاری شروع کریں۔ گزشتہ سال کی فہرست کے مطابق نئے سال کی فہرست تیار کر لیں۔ اور حضرت صاحب کے اعلان کے معاًبعد معیاری وعدے لینے اور انہیں جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا ہر ممکن خیال رکھیں۔ اس قربانی میں ہر فرد جماعت بشمول بچگان کو شامل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۱

آج سے تہیہ کر لیں کہ ہم نے حق پھیلانا ہے۔

اگر تم میں سے ہر ایک یہ ارادہ کر لے اور مقدور بھر اس کو پورا کرنے میں لگ جائے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک سال ختم نہیں ہو گا کہ تم دنیا میں تغیر عظیم پیدا کر دو گے۔ مگر ساری بات ارادے اور ہمت کی ہے۔ افسوس! کئی ہیں جو سنتے ہی نہیں۔ اور کئی ہیں جو سنتے ہیں۔ مگر یاد نہیں رکھتے پھر کئی ہیں جو سنتے ہیں۔ اور یاد بھی رکھتے ہیں۔ مگر کہتے ہیں کہ یہ دوسروں کے لئے کہا گیا ہے اور ہم اس سے مراد نہیں اور یہ کہہ کر اس کام کو دوسروں پر ڈال دیتے ہیں۔ پھر کئی ہیں جو سنتے ہیں اور یاد بھی رکھتے ہیں۔ اور اپنے آپ کے لئے اس کو سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے نفوس میں ایسی بات ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اسے غلط قرار دے دیتے ہیں۔ پھر کئی ہیں جو سنتے ہیں یاد رکھتے ہیں۔ اپنے آپ کو ہی اس کا مصداق قرار دیتے ہیں اور ٹھیک بھی سمجھتے ہیں۔ مگر صحیح طور پر عمل نہیں کرتے۔ جو لوگ کہ سنتے ہیں۔ یاد رکھتے ہیں۔ پھر اپنے آپ کو اس کا مصداق بھی سمجھتے ہیں۔ اور صحیح خیال کرتے ہوئے عمل کرتے ہیں۔ وہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور ان کی قلت ہی عظیم الشان تغیر میں روک بن رہی ہے۔ آخر ایک زمانہ آئے گا جب ایسے مخلصین کی قلت نہ ہو گی۔ بلکہ کثرت ہو گی۔ اور عظیم الشان ترقی ہو گی۔ مگر میں کہتا ہوں تم کو اس ترقی سے کیا فائدہ جب تم ناکاموں کی صف میں داخل ہو چکے۔ میں نے تمہیں بارہا اس بات سے آگاہ کر دیا ہے۔ کیونکہ میرا فرض ہے کہ میں تمہیں کہتا چلا جاؤں اور خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جاؤں۔ آگے اگر تم عمل نہ کرو۔ تو تمہاری قسمت۔

(از خطبہ 16- مئی 1924ء)

بقیہ صفحہ ۱

3۔ تقریر۔ سیرت النبی۔ سچائی۔ کھانے کے آداب
4۔ کوئز پروگرام۔ از نصاب مقرر کردہ

محلہ کی سطح پر یہ مقابلہ جات 15- نومبر 1995ء تک مکمل کروا لئے جائیں گے اس کے بعد بلاک کی سطح پر مقابلہ جات ہوں گے۔ مرکزی سطح پر مقابلہ جات ان دو مراحل کے بعد نومبر 1995ء کے آخری عشرہ میں ہوں گے۔ بلاک کی سطح پر اول آنے والے مرکزی مقابلہ میں حصہ لیں گے اس طرح ہر بلاک میں سے چار اول پوزیشن حاصل کرنے والے بچے مرکزی سطح پر مقابلہ جات میں شریک ہوں گے۔ مختلف سطح پر اول' دوم اور سوم آنے والے بچوں میں دفتر صدر عمومی کی طرف سے انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

صدر عمومی
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

بقیہ صفحہ 5

قادیان میں آکر کی۔ جہاں آپ مع اہل و عیال اس غرض کے لئے تشریف لائے تاکہ درویشوں کی دعائیں اس تقریب میں شامل ہوں۔ اور وہ تمام دعوت ولیمہ میں شریک ہوں۔

گو آج بانی صاحب ہم میں موجود نہیں ہیں مگر ان کے کارنامے اور ان کی مالی قربانیاں تاریخ جماعت احمدیہ میں زندہ جاوید رہیں گی اور جماعت کا ہر صاحب حیثیت انسان آپ کے نیک نمونہ سے رہنمائی حاصل کرتا رہے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اپنے قرب میں اعلیٰ مقام بخشے اور آپ کی اولاد کو بھی ان خوبیوں سے نوازتا رہے جو اس کی نظر میں محبوب ہیں آمین۔ ثم آمین۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجہ سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجہ سنٹی گریڈ

○ حکومت نے نان ٹیکسٹائل برآمدات کے لئے خصوصی پیکیج کا اعلان کیا ہے اس کے تحت چمڑا کھیلوں کے سامان آلات جراحی اور دستی قالینوں پر ڈیوٹی ڈرابیک کی شرح بڑھا دی گئی ہے۔ تاہم دالوں 'گندم' خوردنی تیل اور کھاد پر 10 فیصد ڈیوٹی واپس لے لی گئی ہے۔ گنے کی امدادی قیمت میں ایک فی 40 کلوگرام اضافہ کر دیا گیا ہے۔ گمشدہ پنشنروں کی پنشن ان کے ورثاء کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ گوادر پورٹ پر کارروائی جلد مکمل کرنے۔ واپڈا اور گیس کے محکموں کو وصولی کی مہم تیز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ٹیکسٹائل شعبہ کے لئے ترغیبات اور ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ کا اطلاق ساری برآمدت پر ہو گا۔ وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے ان تفاصیل کا اعلان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ صوبوں کو برآمدات کی چھوٹ کا طریق کار وضع کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ مائع گیس کی قیمت میں 20 فیصد اضافہ ہو گیا ہے گیس کا سلنڈر اب 130 روپے کی بجائے 150 روپے سے 165 روپے تک ملے گا۔ پرائیویٹ کمپنیوں نے مائع گیس کی ترسیل روک دی ہے۔

○ تیل کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے بعد واپڈا بجلی قیمت میں چودہ فیصد کرنے والا ہے۔ واپڈا اپنی 55 فیصد سے زائد بجلی تیل کے ایندھن سے چلنے والے بجلی گھروں سے حاصل کرتا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام حکومت کے اقدامات سے مطمئن ہیں۔ اپوزیشن عوام کو اپنی طرف راغب کرنے میں ناکام رہی ہے۔ وہ ان کا موڈ سمجھتے ہوئے قانون سازی میں حکومت سے تعاون کرے۔ اس نے اس ضمن میں بھرپور کردار ادا کیا تو قوانین بہتر بنائے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے اپوزیشن کی سیاست کو مسترد کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریک نجات اور یوم سیاہ عوام کو اپنی طرف راغب کرنے میں بری طرح سے ناکام رہے ہیں۔ عوام محاذ آرائی کی سیاست نہیں چاہتے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر استعفیٰ دیں ورنہ ٹیکسوں کی ادائیگی بند کرا دیں گے۔ اپنی اتحادی جماعتوں کے سربراہوں کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت نے منی بجٹ کا اعلان کر کے دفاع پر بھی شدید ترین ضرب لگائی ہے۔ حکومت کا ہر آنے والا دن پچھلے دن سے برا ہے۔ اب تو اس کے ہمدرد بھی اس سے مایوس ہو چکے ہیں۔ تمام اشیائے ضرورت کی قیمتوں میں کم سے کم 30 فیصد اضافہ ہو گا۔ لوگ سبزی خریدنے کے بھی قابل نہیں رہیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا کہ منی بجٹ واپس نہ لیا گیا تو لوگوں کو بجلی کے بلوں کی ادائیگی سے روکنے کا وقت بھی آ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 3۔ ارب ڈالر کے میراج طیارے اور آبدوزیں اب اور مہنگے ہو جائیں گے۔ غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی۔ عوام کے غیظ و غضب اب کنٹرول نہیں کیا جا سکتا کوئی حادثہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کروں گا۔

○ لاہور میں ہونے والے سنی کنونشن میں کہا گیا ہے کہ کشمیر سے بوسنیا اور مراکش سے انڈونیشیا تک مسلمانوں کو بیدار اور نظام مصطفیٰ نافذ کیا جائے ملت اسلامیہ کو غلامی کی زنجیروں سے جکڑنے کی سازش کے خاتمہ کے لئے ملت اسلامیہ کی بیداری ضروری ہے۔ سنی کنونشن میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت اسلام کی باغی ہے جہاد کریں گے۔ اسلامی اقدار کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ اسمبلیوں کے اندر چوروں لٹیروں کا راج ہے۔ راہبری کی بجائے راہزنی پر اتر آئے ہیں۔ دنیا بھر کے کافر متحد ہیں اور ہم باہم بادست و گریبان ہیں۔

○ کراچی میں مسلسل دوسرے دن بھی جزوی ہڑتال رہی۔ حیدر آباد میں نوجوانوں اور فورسز میں مورچہ بند جنگ ہوئی۔ جس سے دو۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ شالیمار ایکسپریس پر کریکروں سے حملہ کیا گیا۔ 3 گاڑیاں جلا دی گئیں۔ طارق روڈ' ایمپریس مارکیٹ' بوہری بازار' صدر بندر روڈ اور کلفٹن کے بڑے بڑے تجارتی اور کاروباری مراکز بند رہے۔ بعض دفاتر میں کام نہیں ہوا۔ کئی علاقوں میں پرائیویٹ ٹرانسپورٹ چلتی رہی۔ یہ ہڑتال ایم کیو ایم کی کارکن رئیس فاطمہ کی گمشدگی اور ایم کیو ایم کے کارکن اظہر موہانی کی مبینہ طور پر رینجرز اور پولیس کی حراست میں ہلاکت کے خلاف بطور احتجاج کی گئی۔

○ حبیب اللہ کیس میں عدالت نے مقدمہ چیلنج درخواست کے فیصلے تک ملزموں کی طلبی روک دی۔ اس کیس میں ملوث مسلم لیگ (ن) کے اہم لیڈروں یاسین وٹو' اختر رسول' چوہدری غفور' اعظم چیمہ' اور بن یامین کی حاضری معاف کر دی گئی۔ پنجاب اسمبلی کے سابق سیکرٹری چوہدری حبیب اللہ اور سہیل ضیاء بٹ کو جیل سے عدالت لایا گیا۔ وکلاء نے سوال اٹھایا کہ بغاوت کا الزام واپس لینے سے اس مقدمے کی اب کیا قانونی حیثیت رہ گئی ہے۔

○ خوردنی تیل پر 10 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی واپس لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ ہائی کورٹ کے قائم کردہ کمیشن نے ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری کا ریکارڈ قبضے میں لے لیا ہے۔ کمیشن نے فیکٹری انتظامیہ اور مزدور نمائندوں کی موجودگی میں 65 کروڑ روپے کے متنازعہ حسابات کا جائزہ لیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکمران قاتل اور ڈاکو ہیں۔ نئے الیکشن نہ ہوئے تو دوسرے راستے کھل جائیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا حکومت براؤن ترمیم کی آڑ میں اسرائیل تسلیم کرنا چاہتی ہے۔ وزیر اعظم نے ایف 16 کی بجائے فرانس سے میراج طیاروں کا سودا کر کے غلطی کی ہے۔

○ گھی کی قیمت میں 5 روپے کلو اضافہ ہو گیا ہے آٹے کی قیمت 3 روپے فی تھیلا بڑھ جائے گی۔ دکانداروں نے ابھی سے نئی قیمتیں وصول کرنی شروع کر دی ہیں۔

○ لاہور کی سڑکوں پر مزدوروں نے قمیضیں اتار کر مہنگائی کے خلاف احتجاج کیا۔ دہائی ہے دہائی' مار گئی مہنگائی کے نعرے لگائے گئے۔ مزدوروں کی تنخواہوں میں مہنگائی کے تناسب سے اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ وائس آف جرمنی نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ ایم کیو ایم کی ہڑتالوں میں تشدد کا عنصر اب کم ہوتا جا رہا ہے۔ کراچی کے شہری روز روز کی ہڑتالوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ گذشتہ نو ماہ میں شہر میں تشدد کے واقعات میں ڈیڑھ ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لگتا ہے کہ حکومت اور ایم کیو ایم دونوں ہی کراچی میں امن بحال کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔

○ پاکستان نے امریکہ اور ایران میں مصالحت کی کوشش شروع کر دی ہے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ پاکستان نے شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان بھی مصالحت کرانے کی پیشکش کی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ دشمنوں کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی کہ ہم حکومت پاکستان سے لڑیں۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ کا استقبال کرنے کے الزام میں جماعت اسلامی صوبہ سرحد کے چار ارکان کی جماعت اسلامی کی رکنیت معطل کر دی گئی ہے۔ اگر انہوں نے معافی نہ مانگی تو ان کی رکنیت ختم بھی کی جا سکتی ہے۔

○ چوہدری شجاعت حسین اور چوہدری پرویز الٰہی کے بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

○ بھارت نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کو اسلحہ ملنے کی وجہ سے اب اس کے ترقیاتی فنڈز بھی فوج پر خرچ کئے جائیں گے۔ پاکستان کو ہتھیاروں کی فراہمی سے جنوبی ایشیا میں پہلی بار ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ اب ہم ترقیاتی کاموں پر اخراجات نہیں کریں گے۔

○ پاکستانی سفیر نے کہا ہے کہ براؤن ترمیم بہت جلد قانون بن جائے گی۔ اور اس کی شقوں پر تیزی سے عمل ہو گا۔ امریکہ کے ساتھ پاکستان کے تعلقات مضبوط ہوں گے۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ بے نظیر کے دورۂ امریکہ سے پہلے فوجی افسروں کا واقعہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے۔ ممکن ہے امریکی انتظامیہ کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہو کہ حکومت سخت گیر اسلامی ذہنیت کے عناصر کو کچلنے کی حتی المقدور کوشش کر رہی ہے۔

امریکہ - انگلینڈ اور کینیڈا کے طویل
تجربہ کار فزیشن اور ماہر امراض جلد
ڈاکٹر اقبال احمد اپنا کلینک کھول چکے ہیں
پتہ
3 - امین پلازہ مال روڈ
بالمقابل ملٹری ہسپتال راولپنڈی
فون : 514673

حکیم حضرت نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065